احادیث مسلسلات کا اختصاصی مطالعہ

Special Study of Ahādīth-e-Musalsalāt

Hafiz Muhammad Abdullah [1]
Dr.Malik Kmaran [2]
Dr. Salman Ahmad Khan [3]

Abstract:

The most important part of Ahādīth is the Ahādīth-e-Musalsalāt, in which along with Sanad Rawayat, Sanad-e-tasalsul is also seen and examined. These Ahādīth have come from different classes of scholars and jurists, their interpretations are available in the Ahādīth Musalsalāt of Hanafī, Malikī, Hanābil, Shawāfeh and Sūfī poets. Imām Sakhāwī explains the significance of Ahādīth Musalsalāt that Ahādīth Musalsalāt is the collection of many secrets, in the Hadīth of continuity, abundance of reason and care is paramount. Therefore, the narrators made arrangements to recite Ahādith Musalsalāt, in its certain actions of Holy Prophet are preserved with utmost importance. Ibn Daqīq-al-Eid has counted among the virtues of Ahādīth Musalsalāt, because there is continuity in it. It turned out that there is a special condition in the Ahādith Musalsalāt and which does not occur in the general Ahādith in this respect. There is a special word and deed in it which is going on with great continuity and as it goes on it finally reaches the Holy Prophet. What a grace of a narrator that with the blessings of Ahādīth Musalsalāt, his name is connected with Holy Prophet. These Ahādīth refer to the chain of narrators of Ahādīth which is characterized by a single condition or attribute, rather it belongs to Rawāt or Asnād, it can be through time and space. Then it is same whether the condition or attributes of the narrator are verbal or physical. Some of the benefits of Ahādīth Musalsalāt are noteworthy, that is a great honor for the narrator that his name reaches the Holy Prophet in the course of a special process. One of the advantages of Ahādīth Musalsalāt is that it strengthened the control of Rawāt. This proves the importance of the chain of transmission of the Ahādīth towards Holy Prophet and the caution of the action mentioned in it. In the same way, the Ahādīth also gives a good idea of intercession, and the arrangements of all Rawāt mentioned in the Sanad becomes clear in it.

Key words: Ahādith Musalsalāt ,Asnād ,Ahādīth, Ibn Daqīq-alheed, Rawāt.

---

1. PhD Scholar Deportment of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore
2. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore
3. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University oe Lahore, Lahore

احادیث کے ذخیرہ مبارکہ میں سے ایک اہم ترین حصہ احادیث مسلسلات کا ہے، جس میں سند رواۃ کے ساتھ ساتھ سند تسلسل کو بھی دیکھا جاتا ہے، اور اسکی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اور یہ روایات محدثین کے علاوہ مختلف طبقات علماء، فقہاء سے بھی وارد ہیں جن کی تفسیر فقہاء احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ اور اسی طرح صوفیہ واشاعرہ کے روایت کردہ مسلسلات کی شکل میں موجود ہے۔ امام سخاوی رحمہ اللہ احادیث مسلسلات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"مسلسلات میں بہت زیادہ علل چھپی ہوئی ہیں اور بہت سارے رازوں کا مجموعہ ہیں، احادیث مسلسلات میں کثرت طرق اور اہتمام سب سے مقدم ہے، اس لئے محدثین نے احادیث مسلسلہ کو ذکر کرنے کا اہتمام کیا، کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مخصوص افعال واعمال انتہائی اہمیت کے ساتھ محفوظ کیئے جاتے ہیں اور اس بات کو ابن دقیق العید نے احادیث مسلسلات کے فضائل میں سے شمار کیا ہے کیونکہ اس میں تسلسل روایت ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ احادیث مسلسلات میں ایک خاص کیفیت اور انس ہوتا ہے جو عام احادیث میں اس اعتبار سے نہیں ہوتا۔ کسی راوی کے لیے یہ بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ مسلسلات کی برکت سے اس کا نام اس خاص قول و عمل کے ذریعے جڑتے جڑتے آپ ﷺ تک چلا جائے۔"[4]

حدیث مسلسل کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے چند ایک قابل ذکر ہیں، حدیث مسلسل میں مذکور راوی کے لئے یہ بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ اس کا نام جڑتے جڑتے اس خاص عمل کے تسلسل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔ اسی طرح مسلسلات کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں رواۃ کا ضبط مزید پختہ ہوتا ہے۔ اس میں کسی بھی عمل کو سنایا یا کر کے دکھایا جاتا ہے جس سے حدیث کی سند کی اہمیت اور اس میں مذکور عمل کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احتیاط سے ثابت ہوتا ہے۔ اور احادیث مسلسلہ میں حدیث کا مخرج بہت صراحت سے معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح احادیث میں انقطاع کا بخوبی اندازہ بھی ہو جاتا ہے، اور سند میں مذکور تمام رواۃ کا اہتمام اس میں واضح ہو جاتا ہے۔

احادیث مسلسلہ کی اہمیت متقدمین متاخرین کی نظر میں

کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ دین اسلام کے تشریعی مآخذ میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ ماخذ اول قرآن حکیم کو بھی حدیث رسول ﷺ کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالی نے نہ صرف قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا بلکہ علماء و محدثین کے ذریعے احادیث کو بھی محفوظ کرنے کا اہتمام فرمایا۔ محدثین نے نہ صرف احادیث کو انتھک محنتوں سے جمع کیا بلکہ سنت کی حفاظت کے لئے بڑی جاں افشانی اور عرق ریزی سے مختلف علوم وفنون مثلاً: علم اصول حدیث، اسماء الرجال وغیرہ متعارف کروائے اور حدیث کی صحت وضعف کے لئے اصول وضوابط مقرر کر دیئے تاکہ کسی غیر نبی کی بات کو حدیث نبوی ﷺ کا درجہ حاصل نہ ہو۔

4۔ سخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن، الجواہر المکللۃ فی الاخبار المسلسلۃ، عمان، دار المناہج للنشر والتوزیع، ۱۴۲۶ھ، ۱/۱۷۔
Sakhāvī, Muḥammad Bin ‘Abd-ur-Raḥmān, Al-Jawāhar Al-Mukallalāh, fī Al-Akhbār Al-Musalsallāh, ‘Omān, Dār al-Munāhaj Lil-Nashar Wal Tūzī‘, 1446 AH, 1/17

احادیث کے ذخیرہ مبارکہ میں سے ایک اہم ترین حصہ احادیث مسلسلات کا ہے، یہ روایات محدثین کے علاوہ مختلف طبقات علماء، فقہاء سے بھی وارد ہیں جن کی تفسیر فقہاء احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ اور اسی طرح صوفیہ واشاعرہ کے روایت کردہ مسلسلات کی شکل میں موجود ہے۔امام سخاوی رحمہ اللہ احادیث مسلسلات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''مسلسلات میں بہت زیادہ علل چھپی ہوئی ہیں اور بہت سارے رازوں کا مجموعہ ہیں، احادیث مسلسلات میں کثرت طرق اور اہتمام سب سے مقدم ہے۔''[5]

اس لئے محدثین نے احادیث مسلسلہ کو ذکر کرنے کا اہتمام کیا کیونکہ اس میں آپ ﷺ کے بعض مخصوص افعال واعمال انتہائی اہمیت کے ساتھ محفوظ کیے جاتے ہیں اور اسی بات کو ابن دقیق العید نے احادیث مسلسلات کے فضائل میں سے شمار کیا ہے کیونکہ اس میں تسلسل روایت ہوتا ہے۔[6]

اسی طرح امام ابن جوزیؒ احادیث مسلسلہ کی علل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احادیث مسلسلات جیسی روایات میں عام احادیث کی نسبت ایک خاص انس ہوتا ہے اور اپنی مسلسلات کی کتاب کے مقدمے میں فرماتے ہیں کہ بعض طلاب حدیث نے مجھ سے حدیث بیان کرنے کو کہا، اور انہوں نے اس سے پہلے ان سے کوئی حدیث بھی نہیں سنی تھی تو میں نے ان کو کہا:

''سأخرج لك أول حديث سمعته من شيخ هوأول حديث سمعه من شيخه ليتسلسل لك۔''[7]

''میں تمہیں سب سے پہلی حدیث جو میں نے اپنے شیخ سے سنی اور انہوں نے اپنے استاد سے سنی کو بیان کرتا ہوں تاکہ آپ تک تسلسل چلتا رہے۔''

مزید یہ کہ مسلسلات کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے رواۃ کا ضبط عام روایات بنسبت زیادہ پختہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں سننے اور بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عمل کر کے دکھانا ہوتا ہے، یا قولی حدیث میں وہ خاص قول ذکر کرنا اس حدیث کی اہمیت کو مزید واضح کر دیتا ہے۔اور مزید اس میں مخرج کی بہت صراحت ہونے کے ساتھ ساتھ انقطاع وغیرہ کا بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

تسلسل کا تعارف ومفہوم

5۔ السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، الجواہر المکللۃ فی الاخبار المسلسلۃ، ص:38

Sakhāvī, Muḥammad bin'Abd-ur-Raḥmān , Al-Jawāhir ul Mukallalāh fi al-Akhbār Al-Musalsilāh, p.38

6۔ ابن دقیق العید، تقی الدین بن دقیق العید، الاقتراح فی بیان الاصطلاح، بغداد، مطبعۃ الرشاد، 1999، ص:215

Ibn-e-Daqīq Al-'Eid, Taqī-ud-Dīn bin Daqīq Al-'Eid, Al-Iqtrāh fi Bayān Al-IṢtilāh, Baghdād, al-Rashād Press, 1999, p. 215

7۔ ابن جوزی، عبد الرحمٰن بن علی، ابو الفرج، المسلسلات، ص6

Ibn e Al-Joūzī, 'Abd-ur-Raḥmān bin 'Ali, al-Musalsalāt, p:6

مسلسل دراصل عربی لفظ ہے جو السلسل ،السلسال اور السلاسل سے ماخوذ ہے: جس کا لغوی معنی ہے وہ میٹھا پانی جو حلق سے آسانی سے نیچے اتر جائے

اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ وہ پانی ٹھنڈا بھی ہو۔

عربی میں کہا جاتا ہے ماءسلسل وسلسال وہ پانی جو اپنی مٹھاس اور ٹھنڈک کی وجہ سے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہو۔اور ثوب مسلسل ومتسلسل کہا جاتا ہے اس کپڑے کو جو سلائی میں آسان ہو۔۔امام لحیانی فرماتے ہیں:

عربی میں جب یوں بولا جائے:تسلسل الثوب وتخلخل تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ کپڑا جو زیادہ پہننے کی وجہ سے باریک ہو گیا ہو۔اور السلسلۃ کا معنی ہوتا ہے:

اتصال الشيءبالشيء [8]

''کسی ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ اتصال۔''

اوراسی طرح بیڑیوں کو بھی سلاسل کہتے ہیں جیسے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

ثم في سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه، [9]

اوراس کا اطلاق لوہے کے بنے ہوئے کڑے پر بھی ہوتا ہے یالوہے سے بنی ہوئی چیز پر جیسے حدیث مبارکہ میں ہے:

عجب ربك من اقوام يقادون الى الجنة بالسلاسل ، [10]

حدیث مسلسل کی اصطلاحی تعریف

مصطلح الحدیث کی کتب میں حدیث مسلسل کی درج ذیل تعریفیں کی گئی ہیں:ابن صلاح فرماتے ہیں:

وهو عبارة عن تتابع رجال الاسناد وتواردهم فيه واحدا بعد واحدعلى صفة أوحالة واحدة، [11]

''حدیث مسلسل عبارت ہے سند میں موجود پے درپے راویوں سے جو کسی خاص صفت یاحالت کے ساتھ متصف ہوں۔''

8۔ابن منظور الافریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، مکتبہ مؤسسۃالرسالہ، 2004ء:مادۃ(سلسل)

Ibn-e-Manzūr Al-Afriqī, Muḥammad bin Mukarram, Lisān-al-‘Arab,Beirūt, Muassasāh Al-Risālāh2004,Mādāh(Silsal)

9۔الحاقۃ، 32:69

Al-Hāqqāh, 69:32

10۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، 1998ء کتاب الجھاد والسیر/باب الاساری فی السلاسل، رقم الحدیث:2788

Bukhārī, Muhmmad bin Ism‘ail, Al-Jāme ‘, Al-Sahih, Kitāb Al-Jihād Wa Siyar, Al-Riyāz, Dār -us-Salām Li Nashr Wa Al-Touzī, Hadith:2788

11۔ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمٰن، علوم الحدیث، دارصادر، بیروت، 2005ء ص248

Ibn -e - Ṣalāh, ‘Uthmān bin ‘Abd-ur-Rahmān, ‘Ulūm al Hadīth,Dār Sādir, Beirūt, 2005,P.248

احادیث مسلسلہ سے مراد احادیث کی سند کے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جو کسی ایک حالت یا صفت کے ساتھ متصف ہوں وہ صفت چاہے رواۃ کی ہو یا اسناد کی ،وہ صیغ اداء کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے زمان و مکان سے بھی، پھر برابر ہے کہ راوی کے حالات یا صفات قولی ہوں یا فعلی۔ابن دقیق العید رقمطراز ہیں:

هو ما كان اسناده على صفة واحدةفي طبقاته،(12)

"حدیث مسلسل سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں تمام طبقات ایک ہی صفت کے ساتھ متصف ہوں۔"

ابن جماعہ لکھتے ہیں:

وهو ما تتابع رجال اسناده عندروايته على صفة أوحالة اما فى الراوي أو فى الرواية،(13)

"وہ حدیث جس کی سند کے تمام رجال اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کسی ایک حالت یا صفت میں متفق ہوں چاہے وہ اتفاق راوی میں ہو یا روایت میں۔"

ڈاکٹر نورالدین العتر مسلسل کی یوں تعریف کرتے ہیں:

هو ماتتابع رجال اسناده على صفة واحدةاو حال واحدةللرواة اوللرواية۔(14)

"مسلسل وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی یا وہ روایت کسی ایک صفت پر یا حال پر متفق ہوں۔"

اور حافظ عراقیؒ مسلسلات کی تعریف کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

هوالذي تواردرجال اسناده واحدا فواحداعلى حالة واحدةأو صفة واحدةسواء كانت الصفة للرواةأو للاسنادوسواء كان مما وقع منه فى الاسنادفي صيغ الأداءأومتعلقابزمن الرواية أو بالمكان،وسواءكانت احوال الرواةأو صفاتهم أقوالا أوفعلا(15)

12۔ابن الدقیق العید،الاقتراح في بیان الاصطلاح:201

Ibn-e- Daqīq Al-‘Eid, Al-Iqtrāh fi Bayān al-IṢtilāh:201

13۔بدرالدین، محمد بن ابراھیم بن جماعۃ،المنھل الراوي،دارالکتب العلمیہ،بیروت،س ن،ص57

Badar ul Din ,Muhmmad bin Ibrāhim Bin Jam ‘ āh ,Al-Manhal Al-Rāvī, Dār al Kuttab al-Ilmiyyāh, Beirūt, p.57

14۔نورالدین العتر، منہج النقد فی علوم الحدیث،ص354

Nūr al Din Al-‘Itar ,Manhaj al Naqad Fi ‘Ulūm al Hadīth,P:354

15۔السخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن، شرح العراقي على الفيته،المؤسسۃ الرسالہ،بیروت،ص326۔327

Sakhāvi,Muhammad bin,Abdul Rahmān,Sharh-al-Irāqī alā al-Alfiyyāh, Al-Musassāh Al-Risālāh,Beirūt,p:326.327

"احادیث مسلسلہ سے مراد احادیث کی سند کے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جو کسی ایک حالت یا صفت کے ساتھ متصف ہوں وہ صفت چاہے رواۃ کی ہو یا اسناد کی، وہ صیغ اداء کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے زمان و مکان سے بھی، پھر برابر ہے کہ راوی کے حالات یا صفات قولی ہوں یا فعلی۔"

الحديث المسلسل هُو الحديث الذي يتكرر في سَنده معنى واحد ، إما في صيغ الأداء كالمسلسل بالتحديث، أو في أسماء الرّواة كالمسلسل بالمحمدين ، أو في أنسابهم كالمسلسل بالقرشيين أو بالمكيين ، أو في أوصافهم كالمسلسل بالفقهاء ، أو في كيفيات تحملهم الحديث ، كالمسلسل بالأولية، أو كيفيات أدائهم له ، كالتبسم فيه ، أو مصافحة الشيخ للتلميذ ، أو سائر أحوالهم و أفعالهم حال التحمل أو الأداء[16]

"حدیث مسلسل وہ حدیث ہے کہ جس میں کسی بھی ایک لحاظ سے تسلسل ہو، جیسے صیغ اداء میں تسلسل، یا رواۃ کے ناموں میں تسلسل ہوتا ہے جیسے مسلسل بالمحمدین یا انساب یعنی نسبوں میں تسلسل جیسے قرشیین اور مکیین وغیرہ۔"

یا پھر اوصاف کے اعتبار سے تسلسل ہو جیسے مسلسل بالفقہاء یا احادیث کی کیفیت کے حوالے سے جیسے مسلسل بالاولیۃ یا اداء کے اعتبار سے تسلسل جیسے تبسم کرنا وغیرہ، یا شاگرد کا استاد سے مصافحہ کرنا اور اس جیسے تمام احوال و افعال میں تسلسل کا ہونا اسی قبیل سے ہے۔ اور سلسلہ التفسیر العدوی میں حدیث مسلسل کی یوں تعریف کی گئی ہے:

هو الحديث الذي يصحب القول فيه فعلٌ، مثل أن يذكر النبيْﷺ شيئاً فيضحك، فيأتي الصحابي يذكر الشيء نفسه عن رسول الله فيضحك كما ضحك الرسولﷺ، فيأتي التابعي يروي الحديث عن الصحابي فيضحك كما ضحك الصحابي، فيكون الضحك قد تسلسل مع الكلام المنقول عن رسول الله ﷺ.إن رجلاً من أهل الجنة يشتهي الزرع، فيطلب من الله سبحانه وتعالى أن يزرع . فالشاهد فيه: أن الرسولﷺ ذكر الحديث، فقال رجل من الأعراب: يا رسول الله هذا الرجل الذي يشتهي الزرع ليس منا، إنما هو أنصاري أو مهاجري، أما نحن فلسنا أهل زرع، فضحك النبيﷺ، فروى الصحابي الحديث فضحك ، وهكذا۔۔۔[17]

"حدیث مسلسل سے مراد وہ حدیث ہے جس میں قول کسی خاص فعل سے ملا ہوا ہو، مثال کے طور پر آپ ﷺ کسی بات کا تذکرہ فرماتے ہوئے مسکرائے یا ہنسے، پھر آپ ﷺ سے کوئی صحابی اسی فعل کو آگے بیان کرتے ہوئے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی طرح ہنسے، اسی طرح جب وہ حدیث اسی خاص تسلسل کے ساتھ تابعی تک پہنچی تو انہوں نے بھی وہی عمل دوہرایا یعنی صحابی کی طرح وہ بھی ہنسے۔ تو یہ ہنسنے کا فعل تسلسل کے ساتھ متصل ہے آپ ﷺ تک۔ مثال کے طور آپ علیہ السلام نے اہل جنت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک جنتی آدمی جو کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ

16۔ محمد خلف سلامة، لسان المحدثین، 104/5

Muhammad Khalf Salāmāh, Līsān al Muḥaddethīn, 104/5

17۔ ابو عبداللہ، مصطفی العدوی، سلسلۃ التفسیر العدویۃ ص 4

Abū ‘Abdullāh ,Mustafā al-Advi, Silsilatul al-Tafsīr Al-Adwiyah, p .4

سے کھیتی مانگے گا، جو وہاں موقع پر حاضر تھے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بدو نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ وہ بندہ جو کھیتی کو اللہ سے مانگے گا وہ ہم میں سے کوئی نہیں ہے، یا تو انصاری ہوگا یا مہاجرین میں سے۔ بہرحال ہم کھیتی والوں میں سے نہیں ہیں، تو آپ ﷺ اس پر مسکرائے، پھر جب صحابی نے آگے روایت کی تو انہوں نے بھی اسی فعل کو دوہرایا اور ہنسے، اسی طرح آخر تک سند کا اسی فعل کے ساتھ اتصال باقی رہا۔''

ایک راوی کوئی بات کہتے ہوئے مسکرایا ہو تو دوسرا راوی بھی اس بات کو بیان کرتے ہوئے مسکرائے۔ اس کے بعد تیسرا راوی بھی اسی بات پر مسکرائے اور یہ سلسلہ آخر تک چلتا رہے۔ ایسا کرنے سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ راویوں نے حدیث کو محفوظ رکھنے کا زیادہ اہتمام کیا ہے۔

حدیث مسلسل کے فوائد

حدیث مسلسل کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے چند ایک کا ذیل میں ہم ذکر کرتے ہیں:

1) حدیث مسلسل میں مذکور راوی کے لئے یہ بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ اس کا نام جڑتے جڑتے اس خاص عمل کے تسلسل میں آپ ﷺ تک جا پہنچتا ہے۔

2) اسی طرح مسلسلات کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں رواۃ کا ضبط مزید پختہ ہوتا ہے۔

3) اس میں کسی بھی عمل کو سنایا یا کر کے دکھایا جاتا ہے جس سے حدیث کی سند کی اہمیت اور اس میں مذکور عمل کا آپ ﷺ سے احتیاط سے ثابت ہوتا ہے۔

4) احادیث مسلسلہ میں حدیث کا مخرج بہت صراحت سے معلوم ہوتا ہے۔

5) احادیث میں انقطاع کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

6) سند میں مذکور تمام رواۃ کا اہتمام اس میں واضح ہو جاتا ہے۔

7) تسلسل میں سب سے صحیح ترین دنیا میں وہ حدیث مسلسل بسورۃ الصف ہے۔

8) حدیث مسلسل میں آپ ﷺ کے اقوال و اعمال کے ساتھ ساتھ تمام احوال میں اقتداء ہوتی ہے۔ صاحب قسم الحدیث والمصطلح مزید اس عنوان کو واضح کرتے ہوئے مسلسلات کے فوائد کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

التنبيه عَلى أن الرّاوي قَدْ ضَبط الرّوِاية، ولِذٰلك أمثلة كثيرة منها:حديث مُعاذ بْن جبلؓ أن النّبيﷺ قال له: إني أحبُّكَ فلا تدعنَّ أن تقول دبركلِّ صَلاة: اللهُمَّ أعني على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك۔

اس حدیث میں تسلسل یہ کہ ہر راوی جب دوسرے سے وہ حدیث نقل کرتا ہے تو اس جملے کو جو آپ ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا تھا اس کو ذکر کرتا ہے، اور یوں کہے: **إني أحبُّك فلا تدعنَّ أن تقول۔۔۔الخ**

پس اس حدیث کو بھی مسلسل کہا جائے گا کیونکہ تمام رواۃ اس جملے پر متفق ہیں۔[18]

[18]. العثیمین، محمد بن صالح قسم الحدیث والمصطلح ص44

Al ‘athaimin ,Muḥammad bin ṣalih, Qism- ul- Hadīth wal-Muṣtalah, p.44

مسلسل کی اقسام

باعتبار روایت ۔۔پھر اگر احوال رواۃ میں دیکھا جائے تو اقوال وافعال،اسی طرح پھر صفات کے لحاظ سے تقسیم وغیر ذلک ۔امام ابو عبد اللہ الحاکم نے مسلسلات کی تقریباً آٹھ اقسام بیان کی ہیں۔[19]

اور اسی طرح حافظ ابن صلاح نے بھی تقریباً مثالوں اور صورتوں کے لحاظ سے یہی تقسیم کی ہے۔البتہ حافظ زین الدین العراقی امام حاکم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ہ انہوں نے جو تسلسل کی تقسیم کی ہے اس میں حصر مقصود نہیں ہے،بلکہ انہوں آٹھ اقسام اس تسلسل کی ذکر کی ہیں جو اتصال پر دلالت کرتا ہو نہ کہ مطلق تسلسل۔چند مشہور انواع واقسام درج ذیل ہیں:

1):المسلسل باحوال الرواۃ القولیة:

اس سے مراد وہ حدیث مسلسل ہے جس میں راوی کسی ایک خاص قول کے تسلسل پر متفق ہوں جیسے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا تھا:

اني أحبك فقل : اللهم أعني على ذكرك وشكرك۔[20]

پھر ہر ایک راوی نے آگے **احبک** والے تسلسل کو جاری رکھا اور اسی طرح ہی آگے بیان کیا۔

2) المسلسل بأحوال الرواۃ الفعلیة:

اس سے مراد وہ حدیث مسلسل ہے جس میں راوی کسی ایک خاص فعل کے تسلسل پر متفق ہوں جیسے سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث ہے جس کا نام **المسلسل بأطعمنا وسقانا**۔اور اسی طرح حدیث **مسلسل بالضیافة علی الاسودین التمر والماء** اور اسی طرح **مسلسل بالمصافحة** اور **قبض علی اللحیة** ،اور اس جیسی جتنی روایات ہیں جن میں رواۃ کے کسی خاص فعل یا عمل کا تسلسل ہے وہ سب اسی قسم کے تحت آتا ہے۔صاحب المناہل السلسلۃ اس کی مثالیں بیان فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

المسلسل بأحوال الرواة الفعلية: كحديث أبي هريرةؓ قال: شبّكَ بيدي أبوالقاسمﷺ وقال : خلق الله الارْضَ يَوْم السبت فقد تسلسل بتشبيك كلّ من رُو اته من روىَ عنه. [21]

19۔الحاکم، محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری، معرفۃ علوم الحدیث،دار صادر، بیروت،1997ء، ص29-33

Abū ʻAbdullāh Muḥammad Bin Hakim al Nisābūrī, M ʻārfā ʻUlūm Al-Hadīth P:29-33

20۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث،السنن، مکتبہ دار السلام،الریاض،2004ء، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث:1522

Abū Dawood,Sulemān bin Ash ʻath, Al-Sunan, Maktabā, Dār al- Salām,Al-Riādh,2004, Bāb, fī al-Istighfār, Hadīth:1522

21۔محمد الباقی اللکھنوی، المناہل السلسلہ، مکتبہ القدس، بیروت،2003ء، ص134

Muḥammad Albāq ī Lakhanvī, Al Milnal Al-Silsilāh,Maktabāh,Al-Qudas,Beirūt,2003,P.134

مسلسل باحوال الرّاوۃ الفعلیۃ کی مثال جیسے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھوں کی تشبیک فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا ہفتے والے دن، تو جب ہر راوی اس روایت کو آگے ذکر کرتا تو وہ بھی اسی طرح ہاتھوں کی تشبیک کرتا، اور یہ سلسلہ سند کے آخر تک اسی طرح چلتا ہے۔ لہذا اس حدیث کو بھی حدیث مسلسل میں سے ہی شمار کیا جائے گا کیونکہ تمام راوی ایک خاص فعل یعنی تشبیک ید پر متفق ہیں۔

3) المسلْسل بصفاتِ الرّوَایۃ:

اس سے مراد وہ حدیث مسلسل ہے جس میں راوی کسی ایک صیغے کی ادائیگی پر متفق ہوں، جیسے سمعت ،شھدت وغیرہ۔ پھر مسلسل بصفات الرِّوایہ کی دو قسمیں ہیں:

1- المسلسل بصفات لرواۃ القولیۃ

اس حدیث مسلسل سے مراد وہ حدیث ہے جس میں کسی صفت کا تذکرہ ہو اور اس صفت کا تعلق قول کے ساتھ ہو، جیسے حدیث مسلسل بقراءۃ سورۃ الصف، وہ اس طرح ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اور محبوب عمل کون سا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے ؟ تو آپ ﷺ نے ان کو سورۃ الصف پڑھ کر سنائی۔ پھر ہر صحابی نے آگے حدیث کو نقل کرتے ہوئے اسی سورت کی تلاوت کی۔

2- المسلسل بصفاتِ الرّوَاۃ الفِعلیۃ

اس حدیث سے مراد وہ حدیث مسلسل ہے جس میں رواۃ کی صفات کے ساتھ کسی فعل یا عمل کا تعلق ہو، یعنی وہ قول نہیں بلکہ اس سے ہٹ کر کسی اور چیز میں متفق ہوں جیسے راویوں کا ناموں میں متفق ہونا، حفاظ میں تسلسل ہونا، یا فقاہت میں، کسی علاقے کی طرف نسبت میں اتفاق ہونا جیسے دمشقیین وغیرہ ۔ باقی سب اقسام کی مثالیں بھی آگے ذکر کی جائیں گی ان شاءاللہ۔

3- المسلسل بصفاتِ الرِّوَایۃ

اس حدیث مسلسل سے مراد وہ حدیث ہے جس میں روایت کے اوصاف یا صفت میں رَاوی کے درمیان تسلسل پایا جائے۔ پھر اس کا تعلق یا تو صیغوں کی ادائیگی کے ساتھ ہوگا، زمان و مکان کے ساتھ اتصاف و متصف ہونا پایا جائے گا۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

1- اس قسم سے مراد یہ ہے کہ تمام راوی صیغے کی ادائیگی کے اعتبار سے متفق ہوں، مثلاً ہر راوی اپنے سے اوپر روایت بیان کرتے ہوئے کسی بھی ایک صیغے پر متفق ہوں، مثلاً **سمعت فلانا یا أخبر نافلان** وغیرہ۔

2: دوسری قسم وہ روایت مسلسلہ ہے جس کا تعلق زمان یعنی کسی خاص دن، مہینے یا سال سے ہو، جیسے حدیث مسلسل بیوم العید یعنی عید کے دن۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حاضر ہوا، پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"اے لوگو! تحقیق تم نے بھلائی کے ساتھ صبح کی ہے، جو جانا چاہے وہ جا سکتا ہے۔"(22)

3۔ تیسری قسم المسلسل بالمکان ہے،یعنی کسی مکان کے ساتھ اتصاف ہو اور اس میں رواۃ میں تسلسل پایا جائے، جیسے ملتزم جو کہ خانہ کعبہ کی ایک خاص جگہ ہے اس جگہ پر دعا کی قبولیت کا ہونا جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے اور مزید ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ بھی یہاں دعا نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے جب بھی میں نے دعا مانگی وہ کبھی رد نہیں ہوئی، پھر ہر راوی جس بندے نے بھی اس روایت کو ذکر کیا اور سنا،اس نے آگے یہ الفاظ تسلسل سے اگلے سامع کے سامنے ذکر کیے :

و أنامادَعَوْت الله فِيه بشيء مُنذ سمعته إلا استجاب لي۔ (23)

"جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے جب بھی میں نے دعا مانگی وہ کبھی رد نہیں ہوئی۔"

کیا حدیث کی پوری سند میں تسلسل ہو تو پھر ہی اس کو مسلسلات میں شمار کیا جائے گا؟

بعض احادیث میں تسلسل پوری سند میں نہیں ہوتا بلکہ کبھی درمیان اور کبھی آخر سے تسلسل کا انقطاع ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اس حدیث کو مسلسلات سے نکالا نہیں جا سکتا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ یہ حدیث فلاں راوی تک مسلسل ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حدیث مسلسل میں انقطاع آنا درمیان میں یا شروع میں وہ اس کو مسلسلات سے خارج نہیں کرتا(24)۔

تقریباً چوتھی صدی ہجری میں اس پر باقاعدہ کام ہونا شروع ہوا،اور بہت سارے محدثین نے مختلف جہات سے اس پر کام کیا ہے،اور کتب لکھیں۔حافظ سخاوی رحمہ اللہ ان کتب کی فہرست بنائی جن کی تعداد تقریباً پچاس تک جا پہنچی.(25) اور حافظ علامہ عبد الحیٔ الکتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الحافل فہرس الفہارس میں تقریباً ستر کا تذکرہ کیا ہے۔(26)

22۔اللکھنوی، المناہل السلسلہ، ص136

Lakhanvī, Al Mināhil Al-Silsila,p.136

23۔اللکھنوی، المناہل السلسلہ، ص137

Lakhanvī, Al Mināhil Al-Silsilā,p.137

24 ابو سند محمد، موسوعۃ ھل یستوي الذین یعلمون والذین لایعلمون ص34۔

Abū Sanad Muḥammad , Mūosao ‘ᾱ h Hal Yastavi Alzeena Yalamūn Wallᾱhzeenᾱ Lᾱ Yᾱlᾱmūn,P.34

25۔السحاوی، الجواہر المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ1/39

Sakhāvī, Al-Jawāhir al-Mukallāh fī Al-Ahādīth Al-Silsilāh, 1/39

26۔الکتانی، عبد الحیٔ الجزائری، فہرس الفہارس1/94

Al-Katānī , ‘Abdul Hai Al -Jazairī ,Fahris-al –Fahāris,1/94

مخطوطات

کسی بھی فن پر مخطوطات تلاش کرنا کافی محنت طلب کام ہوتا ہے، خاص طور پر اگر اس فن کا تعلق کسی قدیم موضوع سے ہو، کیونکہ اس میں بہت سارے ادوار گزر جانے کے بعد سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کیا واقعی یہ ان کا مخطوطہ ہے جن صاحب کی طرف اس کی نسبت کی گئی ہے۔ بہت سارے مخطوطات جنگوں، سیلابوں اور مختلف قسم کے حوادثات کی نذر ہو جاتے ہیں۔ پھر دوبارہ انہیں تلاش کرنا مشکل ہی نہیں بعض دفع ناممکن ہو جاتا ہے۔ انتہائی تحقیق و جانچ پڑتال کے بعد چند ایسے مقامات جہاں حدیث مسلسل کے مخطوطات موجود ہیں پر مطلع ہوئے جو درج ذیل ہیں، وہ اہم مقامات جہاں مخطوطات موجود ہیں:

1. دار صدام للمخطوطات (عراق)
2۔ مکتبۃ المجمع العلمي. (عراق)
3. مکتبۃ وزارۃ الأوقاف والشؤون الدينية.
4۔ المسلسلات لابي القاسم التيمي الأصبهاني (مکتبہ ظاهرية دمشق میں اس کا نسخہ موجود ہے)۔
5۔ المسلسل الأول لسمرقندي ((مکتبہ ظاهرية دمشق میں اس کا نسخہ موجود ہے)
6۔ المسلسلات لأبي سليمان بن موسى الكلاعي الاندلسي (یہ مکتبہ شهید علی پاشا استنبول میں اس کا نسخہ موجود ہے)
7۔ مسلسلات ابن جوزي (مکتبہ ظاهرية دمشق میں اس کا نسخہ موجود ہے)۔
8۔ مسلسلات تاج الدين ابن حموية الجويني (مکتبہ ظاهرية دمشق میں اس کا نسخہ موجود ہے)۔
9۔ الجواهر المكللة في الأحاديث المسلسلة للسخاوي (مکتبہ تستر بیتی آئرلینڈ)[27]

خلاصہ بحث

حدیث مسلسل وہ حدیث ہے کہ جس میں کسی بھی ایک لحاظ سے تسلسل ہو، جیسے صیغ اداء میں تسلسل، رواۃ کے ناموں میں تسلسل جیسے مسلسل بالمحمدین یا انساب یعنی نسبوں میں تسلسل جیسے قرشیین اور مکیین وغیرہ یا پھر اوصاف کے اعتبار سے تسلسل ہو جیسے مسلسل بالفقهاء یا احادیث کی کیفیت کے حوالے سے جیسے مسلسل بالاولیۃ یا اداء کے اعتبار سے تسلسل جیسے تبسم کرنا وغیرہ، یا شاگرد کا استاد سے مصافحہ کرنا اور اس جیسے تمام احوال وافعال میں تسلسل کا ہونا یہ سب مسلسل ہی کی انواع ہیں۔

27۔ الفیاض، احمد ایوب محمد عبد اللہ، مباحث في الحديث المسلسل ص 34

Al-Fayyāz,Ahmad Ayūb Muhammad ‘Abdullāh,Mubāhith Fi Al-Hadith Al Musalsil,P.34

خلاصہ یہ کہ مسلسلات حدیث مبارکہ کی ایک ایسی قسم ہے جس میں سند کے ساتھ ساتھ رواۃ کے اتصال کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جاتاہے اور ان احادیث میں اہتمام اور کثرتِ طرق سب سے مقدم ہوتاہے، اور اس میں محدثین کے علاوہ اور بھی طبقات ہیں جیسے فقہاء، اشاعرہ، صوفیاء، وغیرہ، پھر اقسامِ مسلسلات کو محدثین نے مختلف انداز سے بیان کیاہے،

محدّثین نے قرونِ اولی سے مختلف جہات سے علم حدیث پر تصنیف وتالیف کا جاری رکھاہوا ہے شاید ہی کوئی عنوان ایسا ہو جس محدثین نے کام نہ کیاہو، لہذا اسی منہج وترتیب کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض تالیفات احادیث مسلسلہ پر بھی کی گئی ہیں۔

تقریباچوتھی صدی ہجری میں اس پر باقاعدہ کام ہوناشروع ہوا، اور بہت سارے محدثین نے مختلف جہات سے اس پر کام کیااور کتب لکھیں۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ ان کتب کی فہرست بنائی جن کی تعداد تقریباپچاس تک جاپہنچی ۔[28]

اور حافظ علامہ عبدالحئ الکتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الحافل فہرس الفہارس میں تقریباستر کاتذکرہ کیاہے۔[29]

اور بعض مقامات پراس کے مخطوطات بھی ملتے ہیں۔

28۔السخاوی، الجواہر المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ1/39

Sakhāvī, Al-Jawāhir al-Mukallāh fī al-Ahādīth Al-Silsilāh, 1/39

29۔الکتانی، فہرس الفہارس1/94

Al Katānī , ‘Abdul Hai Al -Jazairī,Fahris-al –Fahāris,1/94